

سنت طبرستان، جلد 106



عَمَّادُ صَقِّ

اہلسنت و جماعت

مؤلف: مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی
علیہ الرحمۃ

مصنف

ترتیب: حضرت علامہ مولانا محمد شرف علی خاں رضوی علیہ الرحمۃ

ترتیب

نمبر

مجموعۃ اشاعت اہلسنت پاکستان

نور مجتہد کائنات، بازار سیٹھا، کراچی

عقائد حقہ اہلسنت و جماعت

مصنف

عظیم البرکت، عظیم المرتبت، امام اہلسنت اعلیٰ حضرت
الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمہ

ترتیب

شیریشہ اہلسنت حضرت علامہ مولانا
حشمت علی خان صاحب علیہ الرحمہ

ناشر

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان

نور مسجد کاغذی بازار، بیٹھارہ، کراچی۔ 74000 فون: 2437799

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ

نام کتاب : عقائد حقہ اہلسنت و جماعت

مصنف : امام اہلسنت الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمہ

ترتیب : شیریشہ اہلسنت حضرت علامہ حشمت علی خان علیہ الرحمہ

صفحات : ۳۲

تعداد : ۲۰۰۰

سن اشاعت : اکتوبر 2002ء

مفت سلسلہ اشاعت : ۱۰۶

☆☆ ناشر ☆☆

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان

نور مسجد کاغذی بازار، بیٹھارہ، کراچی۔ 74000 فون: 2439799

ابتدائیہ

اگر کوئی مجھ سے یہ پوچھے کہ تم نے کسی ایسے شخص کے بارے میں سنا ہے جو بیک وقت فن تحریر و تقریر میں کامل دسترس رکھتا ہو تو بے اختیار ذہن کی سطح پر جس ہستی کا نام ابھرتا ہے وہ خطیب مشرق حضرت علامہ مشتاق احمد نظامی علیہ الرحمہ کا ہے۔

موصوف جہاں فن تحریر میں اپنی گول ناگوں صلاحیتوں اور زور بیاں کے باعث خطیب مشرق کہلاتے تھے وہیں فن تحریر میں بھی دنیا ان کا لوہا نہایت ہی ان کی تحریروں کا اگر مطالعہ کیا جائے تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ الفاظ و محاورات ان کے سامنے ہاتھ باندھے کھڑے ہوتے تھے اور وہ موقع محل کی مناسبت سے جس لفظ اور محاورے کو جہاں چاہتے تھے استعمال کرتے تھے۔

علامہ موصوف یوں تو اپنی علمی و ادبی وجاہت کی بناء پر ہمیشہ یاد رکھے جائیں گے لیکن ان کی ایک اور ناقابل فراموش خصوصیت امام اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خان صاحب فاضل بریلوی علیہ الرحمہ اور خانوادہ رضویت سے ان کا والہانہ عشق و محبت ہے۔ جب ان کا راجہ ہوا قلم اس طرف رخ کرتا تو محبت و پیار اور ادب و احترام سے سرپٹ دوڑتا چلا جاتا، کسی ایک جگہ کی بات نہیں پاسان کے فائل اور آپ کی تصانیف اس پر شاہد و عادل ہیں۔

اگرچہ زیر نظر کتابچہ نہ تو امام اہلسنت کی سیرت مبارکہ پر مشتمل ہے اور نہ ہی خطیب مشرق علامہ مشتاق احمد نظامی علیہ الرحمہ کے حالات زندگی پر، لیکن ماہنامہ پاسان کے "امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمہ" نمبر میں حضرت علامہ منشاء تاجش تصوری مدظلہ العالی نے "نشان منزل" کے نام سے اپنے مضمون میں خطیب مشرق کے امام اہلسنت علیہ الرحمہ کی تعریف میں لکھے ہوئے جو چند اقتباسات جمع کیے ہیں ان پر نظر پڑی تو دل میں یہ خیال گذرا کہ یہ گوہر آبدار اپنے قارئین کرام کے شرف ملاحظہ کے لیے بھی پیش کر دیے جائیں چنانچہ ملاحظہ فرمائیے:-

خطیب مشرق کی تصنیف "دیوبند کی خانہ تلاشی" سے ایک اقتباس ملاحظہ فرمائیے اور سر

دھیے آپ رقم طراز ہیں:-

☆ اللہ اکبر! ایک ایسا درویش جس کا علم کسی نہیں وہی تھا ورنہ مسئلہ علم غیب پر چند گھنٹے میں خانہ کعبہ کے در و دیوار تلے عربی زبان میں "الدولة المکیہ فی مادة الغیبیہ" جیسی ضخیم محقق و مدلل و مبرہن کتاب کا قلمبند کر لینا کچھ آسان نہ تھا۔ یہ کتاب از ابتداء تا انتہا خدا کی عطا کردہ اعلیٰ ترین صلاحیتوں کی مظہر و آئینہ ہے۔ جہاں عام انسانوں کا علم کسی دست بستہ انہیں خراج عقیدت پیش کر رہا ہے۔

☆ چنانچہ جب امام احمد رضا جیسی نادر روزگار شخصیت نے "کمان" اپنے ہاتھ میں سنبھالی تو سیف قلم نے شاتمان رسول کے بڑے بڑے ناموروں کے سر قلم کر دیئے جو کوہستان و بیابان دیوبندیت کے شیر بر سجھے جاتے تھے وہ امام احمد رضا کے نشانہ قلم پر شیر قالدین تک ثابت نہ ہو سکے یہی جلالہ کی وہ آگ ہے جس میں پوری دیوبندیت مجلس کر خاکستر ہو رہی ہے اور جب تک تو بہ نصیب نہ ہوگی یہ آگ انہیں یونہی بھسم کرتی رہے گی۔

☆ خدائے قدیر سیدنا امام احمد رضا کی قبر اطہر پر رحمتوں کی سادون بھادوں برائے جن کے ٹوک قلم نے گھٹا ٹوپ تاریکیوں کا پردہ چاک کر کے پوری امت مسلمہ کو اجالے میں کھڑا کر دیا۔

☆ اے وقت کے دانشوروں غور کرو امام احمد رضا کا ایک ایسا وجود مسعود جو تنہا لاکھوں پر بھاری بھر کم تھا۔ عقل حیران ہے کہ زبان و قلم کے لیے نیاز مند یوں کی بھیک کہاں سے مانگی جائے اور کس کے خزانہ عامرہ سے گوہر آبدار جن جن کر ان کے قدموں پر نچھاور کیے جائیں جس سے امام احمد رضا جیسی قد آور شخصیت کی دینی و قلمی خدمات کا حق ادا کیا جاسکے۔

☆ امام احمد رضا وہ ایک شخص ہی نہیں تھا بلکہ وہ ایک نظریہ تھا، مسلک تھا، مشرب تھا، انجمن تھا، کانفرنس تھا، کتب خانہ تھا، لائبریری تھا، علوم و معارف کا کوہ گراں بھی تھا، بحر خارج بھی تھا، وہ درس گاہ بھی تھا اور خانقاہ بھی تھا۔

☆ امام احمد رضا، آسان علم و حکمت کا درخشاں آفتاب تھا اور گلستان طریقت و معرفت کا شاداب پھول، علم ظاہر کا جاہ و جلال اور علم باطن کی زندہ مثال، وہ دن کے اجالے میں

میدان قلم کا شہسوار اور رات کی تاریکی کا عابد شب زندہ دار تھا، مناظر تھا، مقرر تھا، مصنف تھا، مولف تھا، مفسر تھا، معقولی تھا، منقولی تھا، خطیب تھا، فصیح تھا، بلیغ تھا، فقیہ تھا، وجہ تھا۔

☆ امام احمد رضا، ماہر الہیات، فلکیات تھا، ماہر ریاضیات و طبیعیات تھا، ماہر نجوم و تقویم تھا، جو مدتوں کشور علم پر ساون بھادوں کی طرح برستار بادہ ماہر علم الادویات و علم الابدان تھا، غرض وہ بیک وقت پچاس سے زائد علوم پر یدِ طولی و دستِ گاہِ کامل رکھتا تھا۔

☆ امام احمد رضا، وہ اپنے وقت کا ابو حنیفہ و شافعی تھا، وہ غزالی بھی تھا اور رازی بھی تھا، وہ رومی بھی تھا اور محی الدین بھی تھا، وہ درس گاہ کی نوکِ پلک سے آشناء اور خانقاہ کے اسرار و رموز کا ہر از بھی تھا۔

☆ اسے خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے ایسی کئی زندگیاں درکار ہیں وہ اور بے شمار نعمتوں میں سے ایک نادر نعمت تھے، جن کے حق نگار قلم نے کروڑوں مسلمانوں کو کفر و گمراہی سے بال بال مامون و محفوظ کر لیا۔ آج معمولات و مراسم اہل سنت کی جو دھوم دھام ہے جس کے حسات و برکات سے پوری دنیائے اسلام مالا مال ہو رہی ہے یہ امام احمد رضا ہی کے جہاد بالقلم کا ثمرہ و نتیجہ ہے۔

خدا رحمت کند این عاشقان پاک طینت را

لیکن رکیے..... ابھی پاسبانِ ملت کی پیاس نہیں بجھی وہ از خود عالم وجد میں فرماتے ہیں:-

☆ گفتگو اپنے موضوع سے بہت دور آگئی، حضورِ مجاہدِ ملت اور سیدنا امام احمد رضا جیسے قدسی صفات نفوس سے دل ایسا لگا بندھا ہے کہ ان کی بارگاہ میں پہنچ کر نوعِ بنوع اور گونا گوں جلوں میں گم ہو جاتا ہوں کہ بہت جلد واپسی کا امکان باقی نہیں رہتا۔

(دیوبند کی خانہ تلاشی ص ۲۱۲ تا ۲۱۹)

☆ خطیبِ مشرق اپنی تصانیف کا انتساب امام احمد رضا کے نام کرتے ہوئے بڑا دلہانہ انداز اختیار کرتے ہیں۔ چنانچہ خطباتِ نظامی کے انتساب میں عشقِ کلمات ملاحظہ ہوں:-

آفاق میں پھیلے گی کب تک نہ مہک تیری
گھر گھر لیے پھرتی ہے پیغامِ صبا تیرا

☆ عالم اسلام کی آفاقی و عمیقی شخصیت جو نوابوں اور راجاؤں کو خاطر میں نہ لا کر پوری بر ملائیت سے کہہ گئی:-

کروں مدح اہل دول رضا پڑے اس بلا میں میری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا میرا دین پارہ ناں نہیں
☆ سلطان العارفین، سید السالکین، مجدد المائید ماضیہ، ولی کامل، علمِ ظاہر و باطن کے سگم سیدنا امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خطبات کا ایک ایک لفظ منسوب کرتا ہوں۔

ملکِ سخن کی شاہی تم کو رضا مسلم
جس سمت آگئے ہو سکے بٹھا دیئے ہیں

ابھی آپ نے ایک مقتدی کے اپنے امام اور ایک محب کے اپنے محبوب کی بارگاہ میں خراج عقیدت پیش کرنے کے مختلف انداز ملاحظہ فرمائے اب آئیے اصل موضوع کی طرف توجہ
نظر کتابچہ جو آپ کے ہاتھوں میں ہے یہ دراصل دو چھوٹے چھوٹے رسائل پر مشتمل ہے پہلا رسالہ جو کہ "عقائد حقہ اہلسنت و جماعت" کے نام سے موسوم ہے وہ امام اہل سنت مولانا الشاہ احمد رضا خان صاحب فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کی تصنیف ہے جسے ترتیب دینے والے شیر پیشہ اہل سنت حضرت علامہ مولانا شمس علی خان صاحب علیہ الرحمہ ہیں جبکہ دوسرا رسالہ جو کہ شامل اشاعت ہے وہ "عقائد علمائے نجد و دیوبند" کے نام سے موسوم ہے جسے حضرت علامہ مولانا ابو داؤد صادق صاحب مدظلہ العالی نے تصنیف فرمایا ہے۔ امید ہے ہماری دوسری کتابوں کی طرح زیر نظر کتابچہ بھی قارئین کرام کے علمی ذوق پر پورا اترے گا۔ یہ جمعیت کی جانب سے شائع ہونے والی 105 دیں کڑی ہے۔

والسلام

محمد عرفان وقاری

جنرل سیکریٹری

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الْإِيمَانُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ جَلَّ جَلَالُهُ وَعَزَّ عِزُّهُ هَاتَا

مومن بجا جاوے الرسول کو یہ تصدیق قلبی و اقرار لسانی اور ذیل کا اظہار لازم ہے اور یہی ایمان شری ہے۔

۱ صانع عالم جل جلالہ واجب الوجود ازلی ابدی ہے اس کا کوئی مثل نہ ذات میں ہے نہ صفات میں، تمام کمالات ممکنات اس کی عظمت ذاتی کے ظل و پر تو ہیں۔

۲ وجوب وجود، استحقاق عبادت خالقیت باختیار خود تدبیر کائنات کلی و جزوی اس کی ذات مقدس سے مختص ہیں۔

۳ حیوۃ، قدرۃ، علم، کلام، سمع، بصر، ارادہ، صفات ذاتیہ حق سبحانہ کی ہیں۔ ان سب سے ازلاً متصف ہے۔ باقی صفات فعلیہ، نفسیہ، سلبیہ، اضافیہ ہیں۔

۴ کائنات کو خلعت وجود بخشنے پر مشیر و یساری کامل تھا جیسا بعد میں (الآن کما کان)

۵ شفا سے رخص، عطائے رزق، ازالہ تکالیف و مصائب بطور استقلال و خلق اسی کے قبضہ قدرت میں ہے۔

۶ طبیب، بادشاہ و دیگر اسباب ظاہری و باطنی مثل دعا و ہمت انبیاء و اولیاء بہ عطائے الہی بطور مستتب امور مذکورہ کے منسوب الیہ ہوتے ہیں۔

۷ حکیم علی الاطلاق کی صفت حکمت کا تقاضہ ہے کہ یہ صفات و افعال الہیہ در پر وہ اسباب ظہور فرماتے ہیں جیسا کہ ہدایت معلوم ہے کہ بے شمار اسباب معاش و تدابیر ہمت و مدافعت امر امن مظاہر ذاقیت وغیرہ صفات قدیمہ کے ہیں۔ ایسا ہی شرعاً و کشفاً ثابت ہے کہ مقرران درگاہ حق کی دعا و ہمت و برکت و جودات مبارکہ مظہر فیضان عنایت الہی ہے۔ صرف اسباب کو مد نظر رکھنا اور مستتب جل شانہ کی قدرت کاملہ کا نہ ماننا یا قدرت کاملہ کو بعض اسباب میں ہی منحصر و محدود کرنا کفر ہے۔ اور اسباب کا کلیتہ نفی کرنا البطلان حکمت قدیمہ کے علاوہ سعادت دین و دنیا سے محروم رہنا ہے۔ اور اسباب ظاہری و باطنی (اولیائے مقررین) کو جلوہ گاہ صفات الہیہ مان کر ان سے مستفید اور مستفیض ہونا بصیرت اور کمال ایمان کا نشان ہے۔

۸ جوہر، عرض، جسم، مکان، زمان، جہت، حرکت، انتقال، تبدیل ذاتی و صفاتی، جہل، کذب ممکنات سے مختص ہیں۔ ذات حق پر یہ سب محال بالذات ہیں۔

۹ استوا علی العرش، صحنک، وجہ، دید و غیرہ صفات منصوصہ کذا فی مثل صفات ثمانیہ، سمع، بصر، علم، ارادہ، کلام، قدرت، حیوۃ، تکوین، بے چون و بے چگون ہیں۔

۱۰ ادراک حقیقت الہیہ میں انبیاء و اولیاء عاجز ہیں۔ تجلیات ذاتی و صفاتی و اسمائی نصیب انبیاء و اولیاء حسب المراتب دنیا میں ہوتی ہیں۔

۱۱ رویت ذات حق آخرت میں اہل جنت کے لئے ثابت ہے بلا کیف و بلا جہت۔

۱۲ اللہ تعالیٰ بندوں کے افعال و اعمال کا خالق اور مریہ ہے۔ لیکن راضی با کفر و المعصیت نہیں ہے۔

۱۳ تمام خیر و شر خالق الکل جل شانہ کے ارادہ و خلق و تقدیر سے ہے جو ازل میں مقرر ہو چکا ہے وہی ظاہر ہوتا ہے۔ لیکن راضی صرف خیر پر ہے۔

۱۴ تقدیر سے بندہ مجبور نہیں ہوتا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے نیکی اور بدی کا راستہ بنا کر اپنے اپنے افعال میں گو نہ اختیار دیا ہے۔ جس کے سبب انسان اور حجر و شجر میں فرق بدیہی ہے جسے اصطلاحاً کسب کہتے ہیں۔ اسی کسب کے سبب وہ جزا اور سزا کا مورد ہے۔

۱۵ جبر و جبرائی جزا ہو اور قدر جو شرکت شے کی خالقیت میں قادر مطلق سے پیدا کرے باطل ہیں۔ زیادہ خصوص و بحث اس مسئلے میں ممنوع ہے۔ امور مذکورہ پر ایمان لانا باعث نجات ہے۔ اور ان کا انکار ہلاکت پس عملندی و سعادت یہ ہے کہ حصول نجات کی فکر ہو۔

۱۶ بے نیاز ہے۔ کسی کا اس پر حق نہیں ہے۔ مگر جو اپنے فضل سے وعدہ فرمائے، وہ ضرور وفا فرماتا ہے۔

۱۷ اس کے تمام افعال حکمت و مصلحت پر مشتمل ہیں۔ لیکن اس سے کوئی غرض یا نفع عائد بذات مقدس نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی کوئی شے اللہ تعالیٰ پر واجب ہے۔ قبح و ظلم و ستم و عبث سے اس کے افعال منزہ ہیں۔

۱۸ مومن کو دین حق پر انشراح عطا فرمانا اور اسے قبول کرنا اور اس کے موافق اعمال و احسان

کی توفیق عطا فرماتا اس کا فضل ہے۔ اور کافر کو صرف عقل و حواس عطا فرما کر تبلیغ انبیاء کا اس کے ذہن پر واضح فرماتا اور توفیق سے محروم رکھتا جناب رب العزّة کا عدل ہے۔
صفت عدل و فضل کی کچھ صورتیں ہیں جن کا اعتقاد کرنا مومن پر فرض ہے:

(۱۹)

(۱) حق سبحانہ تعالیٰ کسی پر ذرہ بھر بھی ظلم نہیں فرماتا۔

(۲) کسی کے اعمال حسنہ سے ذرہ بھر نقصان نہیں فرماتا۔

(۳) کسی کو بغیر گناہ عذاب نہیں فرماتا۔

(۴) اس کا فضل ہے کہ اپنے مسلمان بندوں پر جو مصیبت بھیجے اس میں بھی ان کے لئے اجر رکھتا ہے۔

(۵) کسی کو طاعت یا مصیبت پر جبر نہیں فرماتا۔

(۶) فوق الطائفة کسی کو تکلیف نہیں دیتا۔

(۲۰)

افعال کا باعث ثواب و عقاب اخروی ہونا صرف اسی کے حکم سے ہے اس میں عقل کو دخل نہیں ہے یعنی کی حکمت کو عقل اور اک کر سکتی ہے اور اکثر میں اخبار انبیاء کی محتاج ہے۔

(۲۱)

ہر ایک صفت الہی بالذات واحد ہے اور بحسب المتعلق غیر متناہی متعلقات حادث ہیں۔ اور اس کی صفات قدیمہ ہیں۔

(۲۲)

حق سبحانہ تعالیٰ کے بہت نام ہیں جن کی خبر اسی نے اپنے کلام پاک میں دی ہے۔ اہلسنت کے نزدیک دُعا و ذکر الہی انھیں اسماء سے ہونا چاہیے۔ جو شرع مطہر میں وارد ہیں۔ یہ سب اسماء کلام الہی کے مانند قدیم ازلی ابدی ہیں اور عباد کا اپنی زبان پر لانا یا لکھنا حادث ہے۔

(۲۳)

اہل سنت کا اجماع ہے کہ جس اسم کے معنی میں تحقیق شان الوہیت ہو اس کا ذات حق پر بولنا کلمہ کفر ہے۔

(۲۴)

وعدت و جود حسب تقریر محققین محتہ ہے۔ شریعت حقہ کے کسی اصل کے ثانی نہیں ہے فرق مراتب و حفظ احکام ضروری ہے۔ جو صفات مستلزم مرتبہ الوہیت کے ہیں ان کا مراتب سائلہ پر اطلاق کرنا اور الٹکس کفر ہے۔ جس طور پر مسئلہ اکابر اسلام پر مشکوف ہوا ہے۔ اور اولیائے مشرعیین نے حتی الامکان بیان فرمایا ہے بحفظ حدود شرعی اس پر اعتقاد رکھنا باعث تکمیل ایمان اور

اس کا انکار خسران و حرمان ہے۔

الْإِيْمَانُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ

(۱)

اسلام و ایمان کا رکن اعظم جس کے بغیر کسی حالت میں بندہ مومن یا مسلم نہیں ہو سکتا۔ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے تمام کمالات ثابتہ بالنسب الصریح کی تصدیق قلبی و اقرار لسانی ہے۔ اور آپ کی تعظیم ظاہری و باطنی سے ہر حالت میں متعصّف رہنا تمام اعمال و عبادات کی قبولیت کا اصل اصول ہے۔

(۲)

آپ تمام انبیاء کرام سے افضل اور سب کے سر دار ہیں۔

(۳)

میشاق تو حید الہی و ربوبیت ذات حق جیسا تمام بنی آدم سے لیا گیا و یسا ہی سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی اطاعت اور تعظیم کا تمام انبیاء سے مؤکد طور پر عہد لینا باخبر الہی منصوص ہے۔

(۴)

(الف) آپ خاتم الانبیاء ہیں۔ نہ تو آپ کے زمانہ میں اور نہ آپ کے بعد کوئی نبی پسیدا ہو سکتا ہے۔ حضور کے وصف خاتم النبیین کے یہی معنی ضروریات دینیہ سے ہیں کہ حضور سب سے پچھلے نبی ہیں۔ اس معنی کو نا سمجھ لوگوں کا خیال بتانا یا حضور کے زمانے میں یا حضور کے بعد کسی اور کو نبوت ملنی واقع یا جائز کہنا کفر ہے۔

(ب) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا علم اقدس تمام مخلوقات کے علوم سے اوسع ہے۔ کسی مخلوق کے علم کو علم اقدس سے زیادہ وسیع کہنا کفر ہے۔

(ج) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو جو بعض علم غیب ان کے رب کریم جل جلالہ نے عطا فرمایا انبیاء و مرسلین و ملائکہ مقررین علیہم الصلوٰۃ والسلام و جملہ اولین و آخرین کے جمیع علوم کا مجموعہ اور لوح محفوظ میں قلم قدرت کا لکھا ہوا سارا علم ماکان و مایکون اس کا جزو ہے۔ اس کو یوں کہنے والا کہ اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ ہر جانور ہر چار پایہ کو بھی حاصل ہے قطعاً کافر ہے۔

(۵)

تمام انبیاء بلحاظ بطون و تربیت روحانی تعین روحی جناب ختمی آب خلفاء سرور عالم

صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں۔ جیسے ظاہر میں صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نیا بیٹہ آپ کے فرمان سے اس عہد سے پرستار ہوئے ویسے ہی انبیاء کرام باوجود خلعت نبوت و افضلیت مادیوں الانبیاء کے آپ کی باطنی شریعت کے نافذ فرمائے والے تھے۔

۶) آپ کی اطاعت و اتباع اور محبت فرض ہے اس کے ترک پر عذاب الیم کا وعید مخصوص ہے۔

عَلَامَاتِ مَحَبَّتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

- ۱) آپ کا اقتداء اور اتباع سنت اقوال و افعال میں اور آپ کے اوامر و نواہی کی تعمیل۔
- ۲) زبان و دل سے آپ کا ذکر کرنا۔
- ۳) آپ کے جمالی پاک کا مشائق ہونا۔
- ۴) دل، زبان اور بدن سے آپ کی تعظیم کرنا۔
- ۵) آپ کے اہل بیت اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے محبت کرنا اور ان کے ساتھ بغض رکھنے والے سے بغض رکھنا۔
- ۶) آپ کی سنت کے تارک کو برا سمجھنا۔
- ۷) آپ کی تعظیم جیسا کہ ہر ایک عین پر ظاہری زیارت کے وقت فرض تھی ویسا ہی اب بھی آپ کی حدیث فضائل اور نام مبارک سننے وقت لازم اور ضروری ہے۔ پس ان میں باتباع سلف مسلمانوں میں جو مباح وجوہ تعظیم مروجہ ہر ملک ہوں ان کا بوقت ذکر حضور سر در عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بجالانا تقاضائے ایمان ہے اور چونکہ مجالس میلاد میں قیام کرنا عشاق درگاہ کا معمول ہو گیا ہے۔ پس ان کا انکار و دش سلف کا انکار ہے اور بے بنیاد تعصب ہے۔

- ۸) جو ممکنات و مخلوقات احاطہ ربوبیت الہیہ میں داخل ہیں۔ سب کی طرف حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معوث ہیں۔ پس کوئی حصہ مخلوقات آپ کی دعوت سے خارج نہیں ہو سکتا۔
- ۹) جیسا کہ واحد عددی کا بحیثیت اولیت ثانی یا ثالث ہونا محال ہے۔ ویسا ہی بحیثیت

عموم دعوت مذکورہ و اولیت خلق و ختم نبوت و افضلیت مطلقہ و خلافت کبریٰ و اہلیت فی الشفاعۃ و فی دخول الجنۃ و اصالت فی کل فعل و وساطت فی کل نعمۃ و غیر ہا صفات کثیرہ ناممکن الا شترک کے آپ کی نظیر محال اور متنع ہے۔

- ۱۰) آپ کی صورت مقدسہ بطحاظ جسمیت معروض بعض عوارض بشریہ تھی اور آپ کی روحانیت اوصاف بشریہ سے برتر۔ اور تفریق آفات و عیوب و نقائص بشریہ سے منزہ اور ضعف انسانی سے مبرا اور اعلیٰ صفات ملکیت سے متصف ہے۔ پس آپ کا علم باللہ و صفاتہ قبل بعثت و بعد بعثت تمام عیوب و نقائص خشک جہل و غیرہ سے مبرا و منزہ ہے
- ۱۱) حضور علیہ علی آلہ الصلوٰۃ والسلام کی تین حیثیتیں ہیں۔ اول ظاہر باعتبار وحدت بشر و دوم ملکی۔ سوم وہ مرتبہ جس کو خدا ہی جانتا ہے۔

۱۲) آثار شریفہ و آثار سلف صالحین کی تعظیم ضروری ہے اور ان کو ذریعہ اجابت دعا خیال کرنا صدق ایمان کی نشانی ہے۔

- ۱۳) بہ نسبت علوم اولین و آخرین آپ کا علم اعلیٰ و اکمل ہے اور آخر عمر شریف تک ملکوت سماوی و ارضی و تمام مخلوقات و جملہ اسمائے حسنی و آیات کبریٰ و امیر آخرت و اشراف ساعت و احوال سعدا و اشقیاء و علم ماکان و مایکون پر آپ کا علم خیط ہو چکا ہے۔ تمام علوم بشریہ و ملکیت سے آپ کا علم اشل و اکمل ہے۔ علم الہی اور آپ کے علم میں امور ذیل فارق ہیں۔
- (۱) علم الہی غیر متناہی بالفعل اور محیط ہے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا علم متناہی بالفعل و غیر متناہی بالقوۃ اور محاط ہے۔

(۲) علم الہی بلا ذریعہ و وسائل ازلی وابدی ہے۔ اور آپ کا علم بذریعہ وحی، الہام، کشف، انام و لبط و حواس و بصیرت مقدسہ حادث ہے۔

- ۱۴) آپ کے تمام اخبار و اقوال متعلقہ دین و دنیا صادق اور حق ہیں۔ شک و وہم و جہل و غیرہ نقائص و مداخلت شیطان سے منزہ و مبرا ہیں۔

۱۵) آپ قبل نبوت و بعد نبوت کبار و صفات سے معصوم اور تمام قبائح بشریہ سے مبرا ہیں۔

بعض افعال بلاغیہ و احکام شرعیہ میں نسیان و سہو آپ سے بغیر تشریع و افادہ علم ہر واقعہ ہوا ہے اور صدور سہو و نسیان مافی شان نبوت نہیں بلکہ نسیان و ذہول ازنا سوت بوجہ استغراق در لاہوت از قسم کمال ہے۔ جیسا کہ ادب باب بصیرت پر ظاہر ہے۔ البتہ ابن سہو و نسیان کو اپنے سہو و نسیان پر قیاس کرنا اور بقصد تحقیق آپ کی طرف منسوب کرنا کفر ہے۔

تمام عوارض بشری یعنی مرض تکلیف بدنی وغیرہ جو انبیاء علیہم السلام کو لاحق ہوتے ہیں، ظاہری صورت میں مشابہ عوارض عامہ افراد انسانی ہیں۔ اور بلحاظ نتائج و آثار باطنی و حکمت خفیہ الہیہ تمام افراد بشر کے عوارض سے برتر اور اعلیٰ ہیں۔ مثلاً تکالیف امراض انبیاء علیہم السلام سے نتیجہ اظہار احوال عالیہ مثل صبر، رضا، شکر، تسلیم، توکل، تقویٰ، دعا، تفرغ اور عظمت اُمت بوقت لحوق عوارض کذا فیہ بہ تحصیل امور مذکورہ ہے۔ پس اپنے عوارض پر عوارض انبیاء کو خیال کرنا سخت بے ادبی اور بعض حالات میں جبکہ تحقیر لازم آئے کفر ہے۔

حضور سید الانبیاء کا مغیبات پر مطلع ہونا آیات و احادیث سے بالمتواتر ثابت ہے۔ منکر اس کا منکر قطعاً ثابت ہے۔

آپ روضہ منورہ میں مثل دیگر انبیاء علیہم السلام زندہ بحیات حقیقہ دنیاویہ جسمانیہ ہیں۔ خاکساران اُمت کے حالات پر مطلع اور عاشقان درگاہ پر ہر لحظہ متوجہ ہیں اور احوال اُمت پر حاضر و ناظر ہیں۔

زیادت روضہ منورہ اعظم السعادات ہے انکار اس کا بدعات بدترین میں سے ہے۔ حق سبحانہ و تعالیٰ نے سید المحبوبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات پاک کو معجزات ذیل وغیرہ سے مخصوص فرمایا۔

(۱) معراج جسمانی بحالت بیداری حرم شریف سے بیت المقدس کی طرف اور امامت انبیاء اکرام اور سر و سادات و آیات کبریٰ و جنت و نار وغیرہ۔

(۲) اپنا جمال پاک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بچشم ظاہر دکھایا۔

(۳) شوق القرب

(۴) ستون مسجد شریف کا آپ کے فراق میں گریہ و زاری کرنا۔

- (۵) احجار و اشجار کا آپ پر سلام کرنا اور تصدیق نبوت کرنا۔
- (۶) آپ کی انگشت ہائے شریفہ میں سے پانی جاری ہونا اور ایک پیالہ پانی سے لشکر کا سیراب ہونا۔
- (۷) آپ کی برکت سے قلیل طعام کا اس قدر بڑھنا کہ ہزار ہا آدمی سیر ہو جائیں۔
- (۸) بکری مذکورہ کا آپ سے کلام کرنا۔
- (۹) مذکورہ معجزات و دیگر خوارق مثل ایسے اموات جو احادیث سے ثابت ہیں بلا تاویل حق و نفس الامر میں ہیں۔

(۲۲) تمام معجزات سے اعلیٰ و اقویٰ و اودوم قرآن شریف ہے جس کے مقابلے سے تمام مخلوقات عاجز ہے۔ قرآن مجید کی ترکیب لفظی و محاسن معنوی و اخبار غیبیہ تمام معجز ہیں۔

مَا جَاءَ بِهِ سَيِّدُ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَضْلُ صَلَواتِ رَبِّ الْوَرَى

(۱) حضور نظیر اللہ الائم سرائد الاظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی کئی قسم کی ہوئی ہے۔ علاوہ وحی ملکی کے دو اور قسم بھی ہیں جن میں نہ رشتے کو دخل اور توسط نہیں ہوتا۔

(۲) قرآن شریف کلام نفسی قدیم ازلی ابدی ہے جو بلیاس اصولت و محدودیت جلوہ گر ہے اور بذریعہ ملک مقرب حضرت جبرئیل علیہ السلام حضور محبوب حق علیہ وآلہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل ہوا۔

(۳) احادیث شریفہ قدیمہ ثانیہ باسناد صحیحہ و صحیحہ جو کبھی توسط کذائی اور کبھی بلا توسط کذائی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وارد ہوئی۔

(۴) ہر دو وحی سے جو معنی قطعاً ثابت ہیں، حق ہیں۔ کوئی شبہ نہیں۔ اس میں سے بعد علم و ثبوت قطعی کسی بات کا انکار اگرچہ درپردہ تاویل باطل ہو کفر ہے۔ اور ظنی الثبوت یا ظنی الدلالۃ کا بلا وجہ انکار بدعت یا فسق ہے۔

(۵) امور ذیل کو حق ماننا ضروری ہے۔

(۱) حشر اجساد و اعادۃ روح انھیں اجساد میں جو دنیا میں تھے۔

(۲) جزائے اعمال خیر و سزائے شر۔

(۳) صراط دوزخ پر نمٹ نہ ہے جس پر سب کو چلنا ہوگا۔ اہل نار کٹ کر دوزخ میں گر پڑینگے۔

اور اہل جنت اس پر گزر کر جنت میں پہنچیں گے۔

(۴) حساب اعمال، میزان، جنت، نار اور یہ دونوں آخر الذکر اس وقت موجود ہیں جبکہ جگہ اللہ جلّ شانہ جانتے ہیں۔

(۵) شفاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحق اہل کبائر حق ہے اور آپ کی شفاعت مقبول ہے جہاں آیات شریفہ میں نفی شفاعت واقع ہے وہ مقید بعدہ رضاد اجازت الہی ہے۔

(۶) عذاب قبر کا ذکر اور نعمت و راحت مومن صالح کو قبر میں حق ہے۔ اور مہضات مومنین مشیت الہی پر ہیں جسے چاہے عذاب فرمائے جسے چاہے نعمت بخشے۔

(۷) سوال منکر و نکیر جس سے خدا چاہے ضرور ہونے والا ہے۔

(۸) تمام رسل و انبیاء من جانب اللہ حق ہیں۔

(۹) ملائکہ اجسام نوری ہیں عوارض ظہانی سے منزہ ہیں۔ ان کے مقامات آسمان پر مقرر ہیں۔ کوئی کائنات سماوی و ارضی پر مقرر نہیں اور بعض کتابت اعمال بنی آدم پر۔ اور بعض عباد کے دل میں خطرات صالحہ القا کرنے پر۔ اور بعض حفاظت بنی آدم پر۔ ان کے مقابلے میں مخلوقات الہی میں سے شیاطین ہیں جو خیالات فاسدہ کا القا کرتے ہیں قرب قیامت میں حضرت مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ظاہر ہونا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نازل ہونا اور قتل و قتل خنازیر کرنا اور پھر دین واحد کا ہو جانا سب حق ہے۔

(۱۰) کل انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور جو آسمانی میچھے ان پر نازل ہونے سب حق ہیں۔

الْإِجْتِهَادُ فِي الدِّينِ وَتَقْلِيدُ الْمُجْتَهِدِينَ

(۱) عامۃ الناس جو درجہ اجتہاد سے بے بہرہ ہیں۔ تمام احکام شرعیہ غیر منصوصہ قطعیہ میں تقلید مجتہد پر موقوف ہے۔

(۲) منصب اجتہاد مشروط بشرائط ذیل ہیں:

(۱) علم قرآن پر بقدر آیات احکام حاوی ہو۔ (۲) احادیث متعلقہ احکام سے واقف ہو۔

(۳) علم عربیت، لغت، صرف و نحو، معانی و بیان وغیرہ میں کامل ہو۔ (۴) مذاہب سلف سے

پوری طرح واقفیت رکھتا ہو۔ (۵) قیاس کے اصول اور قواعد میں ماہر ہو اور علاوہ اس کے درج و تقویٰ میں اعلیٰ درجہ پر ممتاز ہو۔ استنباط احکام میں مداخلت نفس و ہواس سے محفوظ ہو۔ جس میں ان صفات کی کمی ہو خواہ کیسا ہی عالم کیوں نہ ہو تقلید کرنے کا پابند ہے ان شرائط سے کسی شخص کا متصف ہونا اس کے آثار اجتہادی اور تدقیقات فقہی و اعمال و اخلاقی متفقہانہ سے ظاہر ہو سکتا ہے۔ جو عوام و خواص امت پر ظاہر ہو کر تمام اہل انصاف کے ذہن میں اس کی عظمت کو مزکور کرتے ہیں جیسا ہر فن کے مشاہیر کی اعلیٰ مہارت بلحاظ آثار ظاہرہ عامۃ الناس سے خواہ تک سب کے نزدیک کا لہدیہ ہوتی ہے ویسا ہی جب کسی عالم متقی کے آثار اجتہادی اس قدر ظاہر ہوں کہ خواص و عوام اس کے لئے منصب اجتہاد تسلیم کرنے پر مجبور ہوں تو وہ مجتہد مسلم ہوتا ہے۔ امت مرحومہ میں ائمہ اربعہ کا اجتہاد ان کے سب معاصرین و لاحقین سے اعلیٰ مانا گیا ہے اس کی وجہ وہی آثار علمی اور علامات زہد و تقویٰ ہیں جس سے آج تک ہر طبقہ کے لوگ ان کو مجتہد تسلیم کرتے آئے ہیں۔

(۵) ان میں سے امام الائمہ سراج الامت امام اعظم نعمان بن ثابت ابو حنیفہ کو فی رضی اللہ عنہ رئیس المجتہدین تسلیم ہو چکے ہیں۔

(۶) حق سبحانہ و تعالیٰ نے آپ کے تلامذہ و مقلدین میں ایسے اکابر اسلام پیدا کئے جنہوں نے حضور امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مخترجہ مسائل اور اصول مقررہ کو تالیفات و تصنیفات میں کمال تنقیح سے بیان کیا۔ جو آئندہ تازہ واقعات و صورت متجددہ میں دستور فیصلہ مقرر ہوئے۔

(۷) کمالات علمی و فیضان انوار بطفیل حضرت امام ان علامہ فقہ پر اسی منصب الہیہ سے ہوا ہے جس کے سرچشمہ رئیس المجتہدین تھے جناب ابن حضرت امام محمد و امام ابو یوسف رحمہم اللہ باوجود تقلید فی الاصول والفروع مختلفہ اقوال امام میں حضور امام خلاف قول مستقر امام کو ترجیح کے لئے اور بعض احکام کو موافق اصول حضور امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ استخراج کرنے کے لئے خود امام الائمہ سے معذور ہوئے ہیں پس صاحبین اور دیگران کے ہم منصب جو امام الائمہ کے تلامذہ تھے مجتہدین فی المذہب کے نام سے مشہور ہوئے۔ ان کا کام صرف بعض کو حضور امام قول مستقر امام پر بوقت ظہور دلیل ترجیح دینا اور اصول امام کے مطابق تازہ احکام استنباط کرنا ہے۔

۸ ان کے بعد رحمت کا اور ظہور ہوا۔ اور ایسے فقہا پیدا ہوئے جن کا بجز اصول و فروع مذہب حنفیہ میں اس قدر تسلیم کیا گیا کہ وہ نوپیدا شدہ مسائل و جزئیات کو تنگی یا بے الصراحت روایات مذہب میں نہ ملیں۔ اصول و فروع مذہب حنفی سے تخریج کریں جیسے حضرت ابو جعفر طوسی و ابو اسحاق کوفی شمس الانور حلوانی شمس الانور شمس۔ فخر الاسلام ہزدوسی۔ فخر الدین قاضی خاں وغیرہ سب مجتہدین المسائل ہیں۔

۹ جو کہ تدبیر الہی اسی رحمت خاصہ کے کامل کرنے پر متوجہ تھی ان فقہاء کے بعد ایک اور طبقہ پیدا ہوا جن میں امام ابو بکر احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ ہیں ان کے حصہ میں تو کسی قسم کا اجتہاد نہیں لیکن اصول و فروع میں اتنی مہارت ان کو تھی کہ محل ذی وجہین بہم محتمل امرین منقول عن صاحب المذہب او احد من اصحابہ کی تفصیل کر سکتے تھے ان کو اصحاب تخریج کہا جاتا ہے۔

۱۰ ان کے بعد وہ طبقہ فقہا پیدا ہوا جو بعض روایات کو بعض پر ترجیح دینے کی ایات رکھتے تھے۔ ان کو اصحاب ترجیح کہتے ہیں۔

۱۱ ان کے بعد تدبیر الہی اور رحمت نامتناہی سے وہ طبقہ فقہا پیدا ہوا جو مذکورہ بالا مراتب کے لائق نہ تھے لیکن روایات متعددہ میں سے اقویٰ قویٰ ضعیف اور ظاہر مذہب و روایت نادرہ میں فرق کر سکتے تھے جیسے وہ حضرات جن کی کتابیں ہمارے زمانے میں باعث فیض اور عالمگیر قبولیت سے ممتاز ہیں طبقات اربعہ اولیٰ سے جو مذہب متقین ہو چکا ہے وہ صاحب کثر صاحب مختار صاحب وقایہ صاحب جمع کی کتابوں میں کمال نتیجہ سے مذکور ہے۔

۱۲ ان کے بعد علماء فقہانے انہیں کتابوں پر اعتماد کیا ہے۔ ان کتابوں کو کتب متاخرین کہہ کر یہ کہنا کہ ان سے مذہب حنفی ٹھیک معلوم نہیں ہو سکتا محض خیال فاسد اور بے جا ہدایتی ہے۔ یہ کتب دراصل طبقات اربعہ کی قوی روایات کے راوی ہیں اور ان کا ثقف ہونا عند انکل مسلم ہو چکا ہے۔

۱۳ متون و شروح و فتاویٰ متاخرین جو معمول بہ و مستور العمل فتویٰ مقرر ہو چکے ہیں۔ بلاشبہ مذہب حنفیہ کے متین ہیں ان کا خلاف بدعوئی عمل بالحدیث بدون منصب اجتہاد گمراہی میں قدم رکھنے سے مدی جہاد تک مذاہب اربعہ خصوصاً مذہب حنفیہ کی اس قدر تفتیح ہو چکی ہے کہ کوئی جزئی بلا تحقیق نہیں دیکھتا اور آئمہ کے اغلب واقعات کے جوابات اسی تحقیقات سے برآمد ہو سکتے ہیں۔ اس لئے فقہاء کا فتویٰ ہے کہ

اب اجتہاد ختم ہو چکا ہے اور اس کے بعد کوئی جدید مجتہد نہیں پیدا ہوا۔

۱۲ جس طرح حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میں و متعلق احکام مہالہ ہیں اور آپ کی اطاعت جزو ایمان ہے ویسے ہی رئیس المجتہدین حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے حکم و ہدایت کے متعلق و متین ہیں۔ اس حیثیت سے آپ واجب الطاعت ہیں۔

۱۵ کسی غیر مجتہد شخص کو ائمہ اربعہ میں سے ایک امام کی تقلید اس طرح پر واجب ہے کہ وہ اس امام کے تمام احکام میں اس کا مقلد ہو کسی مسئلہ میں ایک امام کی تقلید کرنا اور کسی میں دوسرے امام کی تقلید کرنا ظلیف میں داخل ہے اور ظلیف سے تلبی بالذین لازم آتا ہے جو قطعاً حرام ہے۔

۱۶ کسی غیر مجتہد کو یہ اختیار نہیں کہ اپنی رائے سے کسی حدیث متعلق احکام فرعی روایت کتب حدیث پر عمل کرے۔

الْخِلَافَةُ وَالْوَلَايَةُ

۱ بعد سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سید الاولیاء والخلفاء امام الصديقين حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ افضل الامت ہیں۔ آپ کے بعد عمر فاروق اکبر عثمان ذی النورین و مولیٰ المؤمنین قرظ رضی اللہ تعالیٰ عنہم بترتیب خلافت افضل ہیں۔

۲ عشرۃ مبشرہ و عاتون جنت ام المؤمنین خدیجہ و ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن و حضرات امام حسن و امام حسین و اصحاب بدر و بیعة الرضوان رضی اللہ تعالیٰ عنہم ظاہر مطہر قطعی جنتی بلکہ گنہگار ان اُمت کے نگینہ گاہ ہیں۔

۳ (الف) تمام صحابہ خصوصاً اہل بدر و اہل بیعت الرضوان نجوم ہدایت ہیں۔ ان میں سے کسی پر طعن کرنا رافضی و استحقاق دخول نار ہے۔ ان سب کی تعظیم و توقیر امت پر فرض الہم ہے۔ یہ سب اولیائے امت کے سرور اور باعث شرف و محبت و ولایت خاصہ پر ممتاز ہیں۔ ان سے کلمات ظاہر ہوئی ہیں اور ہر ایک ولی سے ظاہر ہو سکتی ہیں۔ (ب) نفع مکہ منظر کے بعد جو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم مشرف باسلام ہوئے ان سے وہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم افضل ہیں جو فتح مکہ منظر سے قبل مشرف باسلام ہوئے لیکن ان دونوں قسم کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اللہ تعالیٰ نے حسنی یعنی بھلائی کا وعدہ فرمایا ہے ان میں سے کسی کی شان میں گستاخی کرنا رافضی و گمراہی ہے۔

حقیقت ولایت یہ ہے کہ علاوہ ایمان و اعمال صالحہ کے یقین و عرفان اسماء و صفات ذات حق بطور مبرا بہرکت ذکر و تلاوت و صوم و صلوة و ہجرت و عبادت کو عطا ہوتا ہے تو مقامات ذیل انکے سینہ پاک میں پیدا ہوتے ہیں: اخلاص، تواضع، وقار، زہد، صبر، شکر، خوفہ رجا، توکل، رضا، فقر، محبت، پس وہ ماسوائے حق سے معزز ہوتا ہے اور خوف ورجائے الہی میں مستغرق، اس حالت میں ان مقامات کے آثار و افراد بشر پر دو طور سے ظاہر ہوتے ہیں، خوارق و تربیت مریدان، پس اس کو وحی و عصمت کے بجائے (جو کہ خواص انبیاء میں سے ہیں) کشف صادق اور گناہوں سے محفوظیت عطا ہوتی ہے۔ جس کے باعث وارث انبیاء و غلیف برحق قرار پاتے اور لفظ ولی کا مصداق ہوتا ہے۔

مسائل صوفیہ کرام جو مسلسل حضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے متصل ہیں ان کے معارف و مقامات میں جن انوار رسالت سے ماخوذ ہیں، ان میں طرق تربیت مریدین مقامات مذکورہ معنی ہیں اور شاخ صوفیہ و صوفی کشف صادق سے غائبین کے حال پر مطلع ہو کر ان کی ویسی ہی تربیت فرماتے ہیں جیسی حاضرین کی۔

یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیناً قد وغیرہ وظائف کذا میہ بفرعن استمداد و طلب ہمت و دعا جائز و ثابت ہیں۔ ایسے وظائف کا انکار کرنا جاہالت ہے اور ان کو شرک و غیرہ سے تعبیر کرنا ظلم اور مبالغہ ہے۔

ان کی صورت مبارک کا خیال مریدین کے خطرات و احادیث نفسی کے دور کرنے میں وہی کام کرتا ہے جو نقلی فاروقی شیطان کے دور کرنے میں۔ ان شاخ کی صورت شالی جذبات نفس مرید کو مثالے میں برہان قاطع ہے۔

طریق استفادہ باطنی و بیعت جو معمول مشائخ کرام ہے۔ ہر ایک مومن طالب کمال ایمان کے لئے سنت اور ضروری ہے۔

خاص مولات مشائخ کی کیفیات اذکار و ریاضت اصول و بیجا ماخوذ ہیں، بعض اجتہاد اور بعض کشف۔

ذکر جہر و ستر شرعاً ثابت اور باعث قرب و حصول محبت الہی ہے۔

حمد الہی و نعت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم و مدح بزرگان و اولیاء کرام اور اشعار متعلق محبت الہی کا خوشگوار ذریعہ ہے جس کے محبت الہی کا بھڑکانا شرعاً مباح و مستحسن ہے جبکہ کلمات شرعیہ سے خالی ہو۔

عبادات بدلتی۔ مالی کا ثواب ہدیہ ارواح مقدسہ انبیاء و اولیاء و دیگر اہل ایمان کرنا ثابت ہے۔

اور اس کا مطلقاً انکار بدعت ہے۔

بالغرض ہر روز وفات اولیاء و ثواب طہام و کلام ہے فاتحہ رسائی باعث نزول برکات اور تازگی ایمان ہے۔

الشِّرْكُ نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ جَلِيهِ وَخَفِيهِ

① شرک و کفر بطریق تفسیر محمدیہ۔ دونوں کا مرتکب ابدی عذاب کا مستحق ہے۔ ② حقیقت شرک یہ ہے کہ

غیر خدا واجب الوجود یا مستحق عبادت مانا جائے اور اس کے امارات سے یہ ہے کہ بندگان حق تعالیٰ محبوبان الہی ان قابل عظمت صفات کو جو عام بنی نوع میں مفقود ہیں (مثلاً کشف بلا و شدت استجاب دعا تا شریح و غیر) صفات جناب باری (مُجْتَبَا، مُجْتَبَا، مُجْتَبَا) کے برابر خیال کیا جائے (نعوذ باللہ تعالیٰ) اور بنابرین نہایت عجز و نیاز کے افعال ان کے سامنے ایسی نیت سے ادا کئے جائیں کہ معاذ اللہ تعالیٰ وہ معبود ہے۔ ③ شریعت حقہ شرک

کو رفع فرماتی ہے اور صفات عباد و صفات ربوبیت میں مابہ الامتیاز ظاہر فرمانا بعثت رسل کا ہتم بالشان مقصد ہے۔ ④ خواص عباد کی صفات مذکورہ کہ باطل نہیں کہا جاسکتا بلکہ وہ ان کی حقیقت واقعہ کا اظہار

ہے جس سے کہ صفات ربوبیت کی برتری و تقدس ظاہر ہو۔ ⑤ محبوبیت و شفاعت جو کہ تمام ادیان و شرائع

میں خواص بشر کے لئے ثابت کی گئی ہے اور اس کا ایسا منصب خیال کرنا کہ جس سے عہد خود مختار ہو کر تہفورات الہیہ

کو (معاذ اللہ) مزاحمت سے روک سکے شرک ہے اور نہ مانے الہی اور اس کی اجازت پر موقوف سمجھنا اور

من در حقیقت عنایت الہیہ کا ظہور جاننا ایمان و توحید ہے۔ ⑥ ایسا ہی خوارق و کرامات اولیاء و اشراق

باطنی سے انکو مغیبات پر بلا ذریعہ عطیہ الہی اس طرح مطلع تسلیم کرنا شرک ہے۔ اور بدویہ قواسم روحانی

و ناسوتی جو انبیاء و اولیاء کو عطا ہوتی ہیں۔ ان امور کا بتعلیم اللہ تعالیٰ و ببطا اللہ تعالیٰ منظر تسلیم کرنا عین ایمان

ہے۔ ⑦ صفات عبودیت کو صفات ربوبیت سے شرک کرنا لامشرب ہے اور ان کا مطلقاً منکر گمراہ اور

مبتدع ہے اور ہر ایک کے حقوق نگاہ رکھنے والا صراط مستقیم پر ہے۔ تَبْتَئْنَا اللّٰهَ عَلَيْهِ بِحُجْرَةٍ خَيْرٍ

مَنْ سَلَكَ عَلَيْهِ صَلَاتِي اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَالٰى اِلٰهِ وَسَلَّمَ

الْكُفْرُ وَالْكِبَايْرُ وَالْكَفْرُ بَعْدَ الْإِيْمَانِ الْعِيَاذُ بِاللّٰهِ الْمُسْتَعَانَ

① خداوند کریم جل جلالہ اور اس کے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان کا اور ان احکام کا جو

من عند اللہ یا من عند الرسول ثابت ہوں انکار کرنا کفر ہے۔ ان احکام کا کثرت تین طور سے ہوتا ہے۔

- (۱) آیت کے معانی جو حسب محاورہ عرب قطعی طور پر مفہوم ہوں (۲) حدیث شریف متواتر کے معانی قطعاً حسب لغت و محاورہ (۳) اجماع مجتہدین است را شدہ جو قطعی ہو۔ ان طرق غلطی سے جو بات پایہ ثبوت کو پہنچے مؤمن پر اس کا قیام ہر ابطاً تسلیم کرنا ضروری ہے ورنہ بصورت انکار صریح بلا تاویل (۴) معاذ اللہ فقہاء کے نزدیک مطلقاً ظلمت کفر میں مبتلا ہونے اور جو شخص بلا دہر حق واضح میں بے عمل تاویل کو بہانہ انکار قائم کرے کافر ہے۔
- (۲) ارکان ایمان و ضروریات دین میں سے کسی کا انکار قولاً یا فعلاً کفر ہے۔ (۳) قولے انسانی کو لفظ ملائکہ واردہ فی النص کا معنی مراد قرار دینا اور قوت نظریہ نبی علیہ السلام کو جبرئیل ماننا خلاف نص و اجماع اور کفر قطعی ہے کہ ضروریات دین کا انکار ہے۔ (۴) حشر اجماع و نعم جنت کی جس کیفیت سے تفصیل کلام شارح میں وارد ہے بلا تاویل تسلیم کرنا ضروری ہے اور اس کا انکار کفر ہے۔ (۵) بعد بخت سورہ کافران صلی اللہ علیہ وسلم بخت نبی کو جائز ماننا یا اس کو ختم نبوت میں محفل نہ جاننا کفر ہے۔ (۶) بلا طلاق احادیث کا واجب الاطاعت نہ سمجھنا کفر ہے۔ (۷) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب پاک میں بے ادبی (معاذ اللہ) قولاً فعلاً ہنسک یا تحقیر کفر ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ (۸) قرآن عظیم میں تحریف ماننا کفر ہے۔
- (۹) کسی غیر نبی کو کسی نبی سے افضل ماننا کفر ہے۔ (۱۰) اللہ تبارک و تعالیٰ کی تعذیب کفر ہے۔
- (۱۱) منکران ضروریات دین کے عقائد کفر کے شرعی رد و ابطال کو جھگڑا فساد بتانا کفر ہے۔

علمائے نجد و دیوبند عقائد و مسائل کا لرزہ خیر بیان

حبیب خدا شب امری کے دو لہائی غیب دان و عالم ماکان و مایکون حضور پرنور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مشہور معتبر حدیث کے مطابق ملک شام و یمن کے لئے برکت کی دعا فرمائی تو اہل نجد نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ہمارے نجد کے لئے بھی۔ آپ نے پھر شام و یمن کے لئے دعا برکت فرمائی۔ انہوں نے پھر نجد کیلئے عرض کیا۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ وہاں تلے اور فتنے ہوں گے اور وہیں سے شیطان کا گروہ نمودار ہوگا۔ بخاری مشکوٰۃ ص ۸۷ والعیاذ باللہ **فائدہ :-** اس پیشین گوئی کے مطابق نجد سے محمد بن عبد الوہاب نجدی کا گروہ اور اس کی تحریک و باہیت کا ظہور ہوا۔ یہی شخص وہابی مذہب کا موجد و امام ہے اور دور حاضر میں اہل دیوبند و مودودی جماعت اسلامی تبلیغی جماعت، غیر مقلدین اہلحدیث و حقیقت سب اس شخص کے پیروکار اور اعتقادی طور پر اس سے متاثر و اس کے ہمتوا ہیں۔

بظاہر لیل مختلف ہیں۔ لیکن حقیقت میں یہ سب لوگ وہابی اصول و عقائد سے وابستہ اور وہابی خاندان کی شاخیں ہیں۔ اہل دیوبند کا بظاہر اہل سنت و جماعت بننا اور سوادِ علم اہلسنت کے نام سے تنظیم قائم کرنا سراسر دھوکہ و مغالطہ ہے۔ جس کے ازالہ کے لئے مندرجہ ذیل حقائق کا مطالعہ ضروری ہے۔

اعتراف حقیقت اہل دیوبند کا وہابی ہونا ان کا محمد بن عبد الوہاب نجدی سے اندرونی تعلق و اتحاد اور اس کا مداح و معتقد ہونا ایک ایسی حقیقت ہے۔ جس کا خود اکابر دیوبند نے واشگاف الفاظ میں اعتراف کیا ہے۔ چنانچہ مولوی رشید احمد گنگوہی نے لکھا ہے کہ محمد بن عبد الوہاب اچھا آدمی تھا۔ • محمد بن عبد الوہاب کے متقلدین کو وہابی کہتے ہیں۔ ان کے عقائد

عمرہ تھے • اہل نجد اور سنی خفیوں کے عقائد متحد ہیں۔ وہابی متبع سنت اور نیکار کو کہتے ہیں۔ (فتاویٰ رشیدیہ ۴۰۵-۵۵۱) مولوی اشرف علی تھانوی کا اپنے متعلق اعلان تھا کہ "بھائی یہاں وہابی رہتے ہیں۔ یہاں (ہمارے ہاں) فاتحہ نیاز کے لئے کچھ مت لایا کرو۔" (اشرف السوانح ج ۱ ص ۱۷۷) اور ان کی یہ تمنا تھی کہ اگر میرے پاس دس ہزار روپیہ ہو تو سب کی تنخواہ کر دوں پھر (لوگ) خود ہی وہابی بن جائیں۔"

(الافاضات الیومیہ ج ۵ ص ۷۷) مولوی خلیل احمد، مولوی محمود حسن، مولوی اشرف علی تھانوی، مفتی کفایت اللہ وغیرہم جیسے اکابر علماء دیوبند کی معدودہ کتاب الہند (۱) میں لکھا ہے کہ وہابی ... سنت پر عمل کرتا ہے۔ بدعت سے بچتا ہے۔ اور محصیت کے ارتکاب میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔ مولوی منظور نعمانی نے کہا ہم بڑے سخت وہابی ہیں۔ اور مولوی محمد زکریا نے اس کے جواب میں کہا۔ مولوی صاحب میں خود تم سے بڑا وہابی ہوں۔ (سوانح مولانا یوسف کاندھلوی ص ۱۷۱) اکابر دیوبند کے ان ناقابل تردید حوالہ جات سے روز روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ دیوبندی مولوی اندر سے نجدی اور یکے وہابی ہیں۔ اور ان کا نظام ہستی حنفی بتا محض تقید بازی ابن الوقتی ہے۔ اسی لئے فتنہ دیوبندیت اُمت محمدی و بھولے بھالے سنیوں کے لئے سب سے زیادہ خطرناک و نقصان دہ ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

الغرض حدیث مذکورہ کی روشنی میں اہل دیوبند کے نجدی گروہ سے اندرونی تعلق محمد بن عبد الوہاب کی مدح و تحسین اس سے قلبی و اعتقادی وابستگی و ہابیت کی قسیدہ خوانی اور خود اپنی زبانی وہابی بننے کے بعد اہل دیوبندی مکتبہ فکر کے امام محمد بن عبد الوہاب و وہابی مذہب کی حقیقت ملاحظہ ہو۔

محمد بن عبد الوہاب دیوبندی مکتبہ فکر کے مایہ ناز رہنما و سابق صدر دیوبند مولوی حسین احمد مدنی "دیوبندی مسلک کے امام

کی ختم نبوت میں تحریف سے فائدہ اٹھاتے ہوئے • اپنے رسالہ الامداد ماہِ مفر ۱۳۳۶ھ ص ۳۵ پر اپنے ایک مرید کی طرف سے بدیں الفاظ اپنا کلمہ و درود شائع کیا۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْرَفُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ وَ اللَّهُ وَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا وَ مَوْلَانَا أَشْرَفُ عَلَى أَمْرِ حَالَتِ خَوَابٍ وَ بیداری میں اس کلمہ و درود پڑھنے والے مرید کو تسلی دی کہ جن کی طرف تم رجوع کرتے ہو۔ وہ متبع سنت ہے۔ کیا یہ مرزائیت سے اندرونی اتحاد نہیں؟ ایک طرف تو تھانوی صاحب نے اپنے آپ کو اتنا بڑھایا کہ • اپنا کلمہ و درود تک پڑھوایا اور دوسری طرف نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی یہاں تک تنقیص و گستاخی کی کہ بعض علوم غیبیہ میں ... حضور ہی کی کیا تنقیص ہے۔ ایسا علم غیب تو زید و عمر و بلکہ ہر صبی و مجنون (بچہ و پاگل) بلکہ جمیع حیوانات و بہائم (چوہاؤں) کے لئے بھی حاصل ہے۔ (حفظ الامیان ص ۷) • رہی سہی کسریوں پوری کر دی کہ بدعتی کے معنی ہیں۔ باادب بے ایمان اور وہابی کے معنی بے ادب باایمان۔ (افاضات الیومیہ ج ۳ ص ۷۰) گویا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور محبوبانِ خدا کی تعظیم و ادب کرے وہ بے ایمان و بدعتی ہے اور جو ان کی توہین کرنے والا گستاخ و بے ادب ہو وہ باایمان و متقی ہے۔ ایماندار کے لئے بے ادب اور گستاخ ہونا ضروری ہے۔ اور چونکہ وہابی بے ادب ہیں۔ اس لئے وہی باایمان ہیں۔ اس سے بڑھ کر وہابیت کی حمایت اور شان رسالت و ولایت کی بے ادبی و مخالفت اور کیا ہو سکتی ہے؟

مولوی محمود حسن خلیفہ مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی وہابی مکتبہ کے چھٹے امام ہیں۔ جنہوں نے اپنے پیر گنگوہی کے مرنے پر "مرثیہ" لکھا۔ جس میں گنگوہی صاحب کا حضرت انبیاء علیہم السلام سے موازنہ اور ان حضرات کی تنقیص کرتے ہوئے۔ گنگوہی صاحب کو • بانی اسلام (صلی اللہ علیہ وسلم)

کاثانی قرار دیا۔ گنگوہی کے کالے کوٹے عبید و بندوں کو سیدنا یوسف علیہ السلام کا منی قرار دیا۔ گنگوہی صاحب کی آواز کو نحن داؤدی اور بانگ خلیل الہی قرار دیا۔ سیدنا عبید ابن مریم علیہ السلام پر گنگوہی صاحب کی بڑی بیان کرتے ہوئے۔ بدیں الفاظ علی علیہ السلام پر طنز و آپ کی تنقیص کی۔ کہ گنگوہی نے ۵

”مردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرنے نہ دیا

اس مسیحا کو دیکھیں ذری ابن مریم“

مولوی محمد سعید۔ ن صاحب نے تنقیص انبیاء پر یہی اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ پیر پستی میں یہاں تک غلو کیا کہ ”ظ“ پھر میں تھے کعبہ میں بھی پوچھتے گنگوہی کا رستہ“ لکھ کر گنگوہی کو کعبۃ اللہ سے بھی بڑھ کر قرار دیا۔ ”تقویۃ الایمان“ عقیدہ توحید کے برعکس گنگوہی صاحب کو سب مشکلات کا حل کرنے والا۔ حاجات روحانی و جسمانی اور دینی و دنیاوی کا قبلہ ربی خلوات اور ان کے حکم کو قصائے مریم کی تلوار و تبدیلی تقدیر کی خدائی صفات میں شریک کیا۔ بلکہ گنگوہی صاحب کو رب۔ ان کی قبر کو گور اور خود کو بزم ربوبی (علیہ السلام) قرار دے کر بدیں الفاظ آدینی کا ورد کیا۔ کہ

تمہاری تربت اللہ کو دے کر طور سے تشبیہ

کہوں ہوں بار بار آدینی مری دیکھی بھی نادانی

مولوی حسین علی | واں بھجوری مولوی رشید احمد گنگوہی کے شاگرد مولوی غلام خان کے استاد اور مولوی سرفراز گنگوہی کے پیر دیوبندی مکتب فکر کے ساتویں امام ہیں۔ انہوں نے اپنی نام نہاد تفسیر ”ملعۃ الجوزان“ (۱۹۷۱ء) میں معاذ اللہ فرشتوں اور رسولوں کو طاغوت قرار دے دیا۔ جس کو کوئی معمولی دیوبندی مولوی بھی اپنے حق میں گوارا نہیں کر سکتا۔ علاوہ ازیں۔ معتزلہ کے اس عقیدہ باطلہ کی توثیق کی کہ اللہ کو بندے کے عمل کے بعد اس کا علم ہوتا ہے پہلے نہیں۔ ”ملعۃ الجوزان“ ص ۱۵۸

عبارت میں معنی ختم نبوت میں تحریف اور خاتم معنی آخری نبی واس کی فضیلت کا انکار کرنے کے بعد منکرین ختم نبوت کی مزید جوصلہ افزائی کے لئے لکھا ہے۔ ”اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو۔ تو پھر بھی خاتمیت محسوس میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ تحذیر الناس ص ۱۱ مسئلہ ختم نبوت پر ہاتھ صاف کرنے کے بعد ایک اور گول کھلایا ہے۔ کہ انبیاء اپنی امت سے اگر ممتاز ہوتے ہیں۔ تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں۔ باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی ہو جاتے بلکہ بڑھ جاتے ہیں۔ تحذیر الناس ص ۱۱ امتی کے بنی سے مساوی ہونے اور بڑھنے کا تصور اور کہاں مل سکتا ہے؟

مولوی رشید احمد | گنگوہی دیوبندی وہابی مکتب فکر کے چوتھے امام ہیں۔ انہوں نے ”تقویۃ الایمان“ جیسی رسولؐ کے زمانہ گستاخانہ

شدید دلائل کتاب کے متعلق لکھا ہے۔ کہ کتاب ”تقویۃ الایمان“ نہایت عمدہ کتاب ہے۔۔۔ اس کا رکھنا اور پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۳۵) یعنی جس نے اس گستاخانہ کتاب کے رکھنے پڑھنے عمل کرنے سے تو باہمی کی وہ عین اسلام سے محروم رہا۔ استغفر اللہ۔ ان کے نزدیک ”تقویۃ الایمان“ کی گستاخیوں کے باعث جو اس کی کفر اور مولوی اسماعیل کو کافر کہے۔ وہ خود کافر اور شیطان ملعون ہے۔ (فتاویٰ ص ۳۵۱-۳۵۲) مگر جو شخص معاذ کرام میں سے کسی کی تکبیر کرے۔۔۔ وہ اس گناہ کبیرہ کے سبب سنت و جماعت سے خارج نہ ہوگا۔ (فتاویٰ ص ۴۳) • ”تقویۃ الایمان“ کے زیر اثر حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر اقرار کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ مجھ کو بھائی کہو۔ فتاویٰ ص ۳۶۱ • ان کے نزدیک ہندو تہوار ہولی یا دیوالی کی کھیلیں۔ یوپی کھانا درست ہے۔ ہندو کے سودی روپیہ کے پیانے سے پانی پینے میں مضائقہ نہیں (فتاویٰ ص ۴۲) لیکن • محرم میں ذکر شہادت حسین کرنا اگرچہ بروایات صحیحہ و یا سبیل لگانا، شربت پلانا یا چندہ سبیل اور شربت میں دینا یا دودھ پلانا سب نادرست اور۔۔۔ حرام ہیں۔ (فتاویٰ ص ۴۵)

● شہیدانِ کربلا کا مرتبہ جلا دینا یا زمین میں دفن کرنا ضروری ہے۔ (فتاویٰ ۲۴۷)
 لیکن خود ان کا "مرتبہ" دیوبندی شیخ الہند محمود حسن دیوبندی نے شائع کیا۔ قبلہ
 کعبہ کسی کو کھنا درست نہیں ہے۔ (فتاویٰ ۲۶۵) لیکن مرتبہ میں انہیں قبلہ
 حاجات روحانی و جسمانی لکھا ہے۔ بچوں کی سانگرہ اور اس کی خوشی میں کھانا کھانا
 جائز ہے۔ (فتاویٰ ۲۶۶) لیکن "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل میلاد بہر حال
 ناجائز ہے۔۔۔ اگرچہ روایات صحیحہ پڑھی جاویں۔ (فتاویٰ ۲۶۶) زارغ معروف
 (گوا) کھانے کو ثواب ہوگا۔ (فتاویٰ ۲۶۶) لیکن غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی گیارہویں کا
 کھانا حرام ہے۔ (فتاویٰ ۲۶۶) مولوی اسماعیل قطعی جنتی ہے۔ (فتاویٰ ۲۶۷)
 لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہیں جانتے کہ کیا کیا جاوے گا میرے ساتھ اور تیار ہے
 ساتھ۔ (فتاویٰ ۲۶۷) لفظ رحمۃ للعالمین صفت خاصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کی نہیں ہے۔۔۔ اگر کسی دوسرے پر اس لفظ کو بتا دیں دیوبند تو جائز ہے
 (فتاویٰ رشیدیہ ج ۲ ص ۹) انہی کے حکم سے لکھی گئی ان کی مصدقہ و مولوی خلیل احمد
 انبیٹھوی کی مصنفہ کتاب براہین قاطعہ میں شیخ عبدالحق علیہ الرحمۃ و خود حضور
 صلی اللہ علیہ وسلم پر افرا کرتے ہوئے لکھا ہے۔ مجھ کو دیوار کے نیچے کا بھی علم نہیں
 اور اسی صفحہ پر شیطان و ملک الموت کا علم آپ سے وسیع قرار دیتے ہوئے لکھا
 ہے کہ "شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم علیہ السلام کو
 ثابت کرنا شرک نہیں۔ تو کونسا ایمان کا حصہ ہے۔ شیطان و ملک الموت کو
 یہ وسعت (زیادتی) نص سے ثابت ہوئی۔ فخر عالم کی وسعت کی کوئی نص قطعی ہے۔
 (براہین ص ۵۸) جب سے علماء مدینہ دیوبند سے آپ کا معاملہ ہوا آپ کو مار دیا گئی۔ (براہین ص ۵۸)
 تھانوی دیوبندی مکتبہ فکر کے پانچویں امام ہیں۔
 انہوں نے دیوبندیت کے تیسرے امام نانوتوی

مولوی اشرف علی

جو نجدی و بابی مولویوں اماموں کے پیچھے نماز پڑھنے والوں کو مورد الزام ٹھہراتے اور
 یکطرفہ پراپیگنڈا کرتے ہیں۔ انہیں "مدنی صاحب" و "نوب صدیق حسن خاں کی بیان کردہ
 تاریخ و حقیقت کی روشنی میں سوچنا چاہیے۔ کہ محمد بن عبد الوہاب کے پیروکاروں کے
 پیچھے اہل سنت و جماعت کی نماز کیسے ہو سکتی ہے۔ قصور اقتدار نہ کرنے والوں کے بلکہ مولوی

مولوی محمد اسماعیل

دہلوی، دیوبندی و بابی مکتبہ فکر کے دوسرے امام ہیں جن
 کی شان الوہیت و دربار رسالت میں گستاخی و زبان درازی
 کا یہ عالم ہے کہ ان کے نزدیک "اللہ تعالیٰ کو زبان و مکان سے پاک کرنا بھی بدعت
 ہے۔ (ایضاح الحق ص ۳۱)۔ (گوا مخلوق کی طرح خالق بھی زبان و مکان کا محتاج ہے
 والعیاذ باللہ)۔ خدا تعالیٰ مکر بھی کرتا ہے۔ لکھا ہے اللہ کے مکر سے ڈرنا چاہیے۔
 (تقویۃ الایمان ص ۵۵) اللہ جھوٹ بول سکتا ہے۔ اور ہر انسانی نقص و عیب اس کے
 لئے ممکن ہے۔ (یک روزہ ص ۱۸۸) غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو
 جب چاہے کر لیجئے۔ یہ اللہ صاحب ہی کی شان ہے۔ (تقویۃ الایمان ص ۲۳) گویا اللہ
 کا علم قدیم و لازم نہیں۔ چاہے تو دریافت کر لے چاہے تو بے علم رہے اور اس کیلئے غیب
 غیب ہی رہے۔ والعیاذ باللہ۔ یہ ہیں ان لوگوں کے نعرۂ توحید کے کرشمے۔ اللہ کے
 علم قدیم کا انکار اور زبان و مکان و جھوٹ و مکر کا اثبات۔ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم
 کا نماز میں خیال بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے کئی مرتبہ زیادہ بُرا ہے۔
 (صراط مستقیم فارسی ص ۱۸۰، اردو ص ۱۸۰) ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا اللہ کی شان کے آگے چار
 سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔ (تقویۃ الایمان ص ۱۸۰) مقبولین حق کے معجزہ و کرامت جیسے
 بہت افعال بلکہ ان سے زیادہ قوی و اکمل کا وقوع ظلم و جادو والوں سے ممکن ہے۔
 (منصب امامت ص ۱۸) محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تو اس کے دربار میں یہ حالت ہے
 کہ۔۔۔ مارے دہشت کے بے حواس ہو گئے۔ (تقویۃ الایمان ص ۱۸)

• انسان آپس میں سب بھائی ہیں۔ جو بڑا بزرگ (نبی) ولی ہیں وہ بڑا بھائی ہے۔ ان کی بڑے بھائی کی سی تعلیم کیجئے۔ (تقویتہ مضامین) • بندے بڑے ہوں یا چھوٹے سب یکساں بے خبر ہیں اور نادان... ایسے عاجز لوگوں کو پکارنا... محض بے انصافی ہے۔ کہ ایسے بڑے شخص اور انبیاء اولیاء کو بے خبر نادان بے حواس ناکارے کہنے کا کوئی مسلمان تصور کر سکتا ہے؟ اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں ایک حکم کن سے چاہے تو کروڑوں نبی اور ولی اور جن اور فرشتہ جبرائیل اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر پیدا کر ڈالے۔ (تقویتہ مضامین) • مرزا یوں نے ایک کو کھڑا کیا وہ بابوں کے ہاں کروڑوں کا امکان ہے۔ جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔ (تقویتہ مضامین) • رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ (تقویتہ مضامین) • جیسا ہر قوم کا چودھری اور گاؤں کا زمیندار۔ ان معنوں کو ہر پیغمبر اپنی امت کا سرکار بے اختیار ہے۔ (تقویتہ مضامین) • کسی بزرگ (نبی ولی) کی شان میں زبان بنگال کر بولو اور جو بشر کی سی تعریف ہو۔ وہی کرو۔ اس میں بھی اختصار ہی کرو۔ (تقویتہ مضامین) • حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر بہتان باندھتے ہوئے آپ کی طرف سے لکھا ہے کہ میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں۔ (تقویتہ مضامین) دیوبندی وہابی مذہب کے علاوہ کوئی مسلمان آپ پر جھوٹا بہتان باندھنے اور آپ کو مردہ و مٹی میں ملنے والا کہنے کی جرأت کر سکتا ہے؟

مولوی محمد قاسم | نانوتوی، دیوبندی وہابی مکتبہ فکر کے تیسرے امام و بانی مدرسہ دیوبند ہیں۔ انہوں نے لکھا ہے کہ عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں۔ مگر اہل فہم پرورش ہو گا کہ تقدم یا تاخر زمانہ میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ (تخذیر الناس ص ۵۷)

ممدوح محمد بن عبد الوہاب کے متعلق لکھتے ہیں • صاحبو۔ محمد بن عبد الوہاب نجدی ابتداء تیرھویں صدی نجد عرب سے ظاہر ہوا اور چونکہ خیالات باطلہ اور عقائد فاسد رکھتا تھا اس لئے اس نے اہل سنت و جماعت سے قتل و قتل کیا۔ ان کو بالجبر اپنے خیالات کی تکلیف دینا رہا۔ (۱) نہیں کافر و مشرک قرار دے ان کے اموال کو غنیمت کا مال اور حلال سمجھا گیا۔ ان کے قتل کرنے کو باعثِ ثواب و رحمت شمار کرتا رہا۔ اہل حرمین کو خصوصاً اور اہل حجاز کو خصوصاً اس نے تکلیف شامہ پہنچائی سلف صالحین اور اتباع کی شان میں نہایت گستاخی اور بے ادبی کے الفاظ استعمال کئے بہت سے لوگوں کو بوجہ اس کی تکلیف شدیدہ کے مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ چھوڑنا پڑا۔ اور ہزاروں آدمی اس کے اور اس کی فوج کے ہاتھوں شہید ہو گئے۔ الحاصل وہ ایک ظالم و باغی خونخوار فاسق شخص تھا۔ ... محمد بن عبد الوہاب کا عقیدہ تھا کہ جملہ اہل عالم و جملہ مسلمانانِ دیار مشرک و کافر ہیں اور ان سے قتل و قتل کرنا ان کے اموال کو ان سے چھین لینا حلال اور جائز بلکہ واجب ہے۔ چنانچہ نواب صدیق حسن خاں (غیر مقلد) نے خود اس کے ترجمہ میں ان دونوں باتوں کی تصریح کی ہے۔

ولایت | شانِ نبوت اور حضرت رسالت علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں وہابیہ نہایت گستاخی کے کلمات استعمال کرتے ہیں۔ اور اپنے آپ کو مماثل ذات سرور کائنات خیال کرتے ہیں۔ ... ان کا خیال ہے کہ رسول مقبول علیہ السلام کا کوئی حق اب ہم پر نہیں۔ اور نہ کوئی احسان اور فائدہ ان کی ذات پاک سے بعد وفات ہے اور اسی وجہ سے توسل دعائیں آپ کی ذات پاک سے بعد وفات ناجائز کہتے ہیں۔ ان کے بڑوں (اکابر وہابیہ) کا مقولہ ہے۔ معاذ اللہ محاذ اللہ۔ نقل کفر کفر نباشد۔ کہ ہمارے ہاتھ کی لاشی ذاتِ سرور کائنات

۳۰
 (علیہ الصلوٰۃ والسلام) سے ہم کو زیادہ نفع دینے والی ہے۔ ہم اس سے کئے کو بھی دفع کر سکتے ہیں اور ذاتِ فرما عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے تو یہ بھی نہیں کر سکتے • زیارتِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم و حضورِ آستانہ شریفہ و ملاحظہ روضہ مطہرہ کو یہ طائفہ (وہابیہ) بدعت و حرام وغیرہ لکھتا ہے۔ اس طرف اس نیت سے سفر کرنا مخطور و ممنوع جانتا ہے ... بعض اُن میں کے سفر زیارت کو معاذ اللہ تعالیٰ نما کے درجہ کو پہنچاتے ہیں۔ اگر مسجد نبوی میں جاتے ہیں تو صلوٰۃ و سلام ذاتِ اقدس نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہیں پڑھتے۔ اور نہ اُس طرف متوجہ ہو کر دعا مانگتے ہیں • وہابیہ کسی خاص امام کی تقلید کو شرک فی الرسالہ جانتے ہیں۔ اور ائمہ اربعہ اور ان کے مقلدین کی شان میں (نازیبا) الفاظ و ہابیہ خبیثہ استعمال کرتے ہیں۔ ان کا بھی مثل غیر مقلدین کے اکابر امت کی شان میں الفاظ گستاخانہ بے ادبانہ استعمال کرنا معمول بہ ہے • وہابیہ خبیثہ کثرتِ صلوٰۃ و سلام و درود بخیر الانام علیہ السلام اور قرأتِ دلائل الخیرات و قصیدہ بردہ و قصیدہ ہمزہ و غیرہ اور اس کے پڑھنے اور اس کے ورد بنانے کو سخت قبیح و مکروہ جانتے ہیں اور بعض اشعار کو قصیدہ بردہ میں شرک وغیرہ کی طرف نسبت کرتے ہیں۔ (کتاب اثباتِ نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ص ۴۲-۴۶)
 نوٹ :- یہ ہیں محمد بن عبد الوہاب و وہابیوں کے عقائد و معمولات مدنی صاحب ایک نو صدر دیوبند تھے۔ اور دوسرا وہ بقولِ دیابنہ سترہ اٹھارہ برس مدینہ منورہ میں رہنے کے باعث محمد بن عبد الوہاب و اہل نجد کے حالات سے ذاتی طور پر زیادہ واقف تھے اب وہ ہی صورتیں ہیں۔ یا تو دیوبندی حضرات مدنی صاحب کو جاہل و کاذب اور فتنی ٹھہرائیں اور یا پھر خوفِ خدا کریں اور خود کو سنی حنفی و سوادِ اعظم اہل سنت کا ظاہر کر کے مخلوقِ خدا کو دھوکہ نہ دیں۔ اس لئے کہ محمد بن عبد الوہاب و وہابیوں کو اچھا وعدہ "جاننے والے دیوبندی وہابی نہ سنی کہلا سکتے ہیں۔ اور نہ نجدی حنفی ہو سکتے ہیں۔ یہ سراسر تضاد ہے جھوٹ ہے۔ منافقت ہے۔ یہاں ان لوگوں کے لئے بھی مقامِ عبرت ہے۔

۳۱
 جیسا کہ پہلے مولوی اسماعیل دہلوی کے تقویۃ الایمان حوالہ سے گزرا۔ کہ خدا تعالیٰ کا علم قدیم و لازم و دائم نہیں۔ چاہے تو دریافت کر لے چاہے تو نہ کرے اور بے علم رہے۔ کیونکہ غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار ہو۔ جب چاہے کر لیجئے۔ یہ اللہ صاحب ہی کی شان ہے۔ (تقویۃ الایمان ص ۳۳) والیاء باللہ تعالیٰ۔ مولوی حسین علی :- نے مزید لکھا ہے۔ کہ نماز میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل کا خیال کرے۔ تو لفظ السلام علیک ایہا النبی سے التحیات میں نماز فاسد ہو جائے گی۔ (مخصا ص ۳۳) اور معاذ اللہ اسی قسم کا عقیدہ باطلہ پہلے مولوی اسماعیل دہلوی کی "صراطِ مستقیم" کے حوالہ سے بھی گزر چکا ہے • "بلغۃ الحیران" کے ص ۱۳۳ پر معاذ اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد (رضی اللہ عنہ) کے کافر و فتنی ہونے کا تاثر دیا ہے۔ (مخصا ص ۳۳) مزید لکھا ہے۔ "رسولوں کے ہاتھ میں کوئی اختیار نہیں وہ عاجز بندے ہیں۔۔۔۔۔ میرے ہاتھ میں کچھ نہیں ہے۔ میں تو محض رسول ہوں۔" (ص ۳۸)

اہل ایمان و اہل انصاف غور فرمائیں۔ کہ علماء نجد و دیوبند نے کس کثرت سے کس کس انداز اور کیسے الفاظ میں محبوبانِ خدا حضرات انبیاء و امام الانبیاء (علیہم السلام) کی گستاخیاں کی ہیں۔ اور ان کی تحقیر و تنقیص میں کوئی کسر نہیں چھوڑی اور یہود و نصاریٰ کی پیروی میں محبوبانِ خدا کی عظمت و رفعتِ شان کو یکسر نظر انداز کر کے قرآنِ پاک میں تحریف و تحیانت اور رسالتِ دشمنی کا کلمہ کھلا منظر کیا ہے۔ اسی لئے علماء و مشائخِ حرمین طہیین اور علماء اہلسنتِ پاک و ہند نے مذکورہ کفریہ عبارات و گستاخانہ عقائد پر اہل نجد و دیوبند کی تکفیر فرمائی اور صحیح العقیدہ مسلمانوں کے ایمان کا تحفظ فرمایا۔ فجزاہم اللہ خیر الجزاء تفصیل کیلئے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی کتاب "الکوکبۃ الشہابیہ فی کفریات ابی الوہابیہ اور حسام الحرمین شریف کا ملاحظہ کرنا چاہئے۔

درود پاک کے فضائل

جذب القلوب میں مندرجہ ذیل فوائد بیان کئے گئے ہیں۔

- (۱) ایک بار درود پاک پڑھنے سے دس گناہ معاف ہوتے ہیں؛ دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ دس درجے بلند ہوتے ہیں۔ دس رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔
- (۲) درود پاک پڑھنے والے کی دعا قبول ہوتی ہے۔
- (۳) درود پاک پڑھنے والے کا کندھا جنت کے دروازے پر حضور ﷺ کے کندھے مبارک کے ساتھ چھو جائے گا۔
- (۴) درود پاک پڑھنے والا قیامت کے دن سب سے پہلے آقائے دو جہاں ﷺ کے پاس پہنچ جائے گا۔
- (۵) درود پاک پڑھنے والے کے سارے کاموں کے لئے قیامت کے دن حضور ﷺ متولی (ذمہ دار) ہو جائیں گے۔
- (۶) درود پاک پڑھنے سے دل کی صفائی حاصل ہوتی ہے۔
- (۷) درود پاک پڑھنے والے کو جاگتی میں آسانی ہوتی ہے۔
- (۸) جس مجلس میں درود پاک پڑھا جائے اس مجلس کو فرشتے رحمت سے گھیر لیتے ہیں۔
- (۹) درود پاک پڑھنے سے سید الانبیاء حبیب خدا ﷺ کی محبت بڑھتی ہے۔
- (۱۰) رسول اللہ ﷺ خود درود پاک پڑھنے والے سے محبت فرماتے ہیں۔
- (۱۱) قیامت کے دن سید دو عالم نور مجسم ﷺ درود پاک پڑھنے والے سے مصافحہ کریں گے۔
- (۱۲) فرشتے درود پاک پڑھنے والے کے ساتھ محبت کرتے ہیں۔
- (۱۳) فرشتے درود پاک پڑھنے والے کے درود شریف کو سونے کی قلموں سے چاندی کے کاغذوں پر لکھتے ہیں۔
- (۱۴) درود پاک پڑھنے والے کا درود شریف فرشتے دربار رسالت میں لے جا کر یوں عرض کرتے ہیں، یا رسول اللہ ﷺ! فلاں کے بیٹے فلاں نے حضور کے دربار میں درود پاک کا تحفہ حاضر کیا ہے۔
- (۱۵) درود پاک پڑھنے والے کا گناہ تین دن تک فرشتے نہیں لکھتے۔

پیغام اعلیٰ حضرت

امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

پیارے بھائیو! تم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھولی بھالی بھیڑیں ہو
 بھیڑیے تمہارے چاروں طرف ہیں یہ چاہتے ہیں کہ تمہیں بہکا دیں تمہیں فتنے میں
 ڈال دیں تمہیں اپنے ساتھ جہنم میں لے جائیں ان سے بچو اور دور بھاگو دیوبندی
 ہوئے، رافضی ہوئے، نجفیری ہوئے، قادیانی ہوئے، چکڑالوی ہوئے، غرض
 کتنے ہی فتنے ہوئے اور ان سب سے نئے گاندھوی ہوئے جنہوں نے ان سب کو
 اپنے اندر لے لیا یہ سب بھیڑیے ہیں تمہارے ایمان کی تاک میں ہیں ان کے حملوں
 سے اپنا ایمان بچاؤ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم، رب العزت جل جلالہ کے نور ہیں
 حضور سے صحابہ روشن ہوئے، ان سے تابعین روشن ہوئے، تابعین سے تبع تابعین
 روشن ہوئے، ان سے ائمہ مجتہدین روشن ہوئے ان سے ہم روشن ہوئے اب ہم تم
 سے کہتے ہیں یہ نور ہم سے لے لو ہمیں اس کی ضرورت ہے کہ تم ہم سے روشن ہو وہ نور
 یہ ہے کہ اللہ و رسول کی سچی محبت ان کی تعظیم اور ان کے دوستوں کی خدمت اور ان کی
 تکریم اور ان کے دشمنوں سے سچی عداوت جس سے خدا اور رسول کی شان میں ادنیٰ
 توہین پاؤ پھر وہ تمہارا کیسا ہی پیارا کیوں نہ ہو فوراً اس سے جدا ہو جاؤ جس کو بارگاہ
 رسالت میں ذرا بھی گستاخ دیکھو پھر وہ تمہارا کیسا ہی بزرگ معظم کیوں نہ ہو، اپنے
 اندر سے اسے دودھ سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو۔